

بچوں اور والدین کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ

آج کے دور میں خاندان پہلے سے کہیں زیادہ سہولیات اور ذرائع رابطہ رکھتا ہے، لیکن اس کے باوجود ایک سوال اہم ہوتا جا رہا ہے: کیا والدین اور بچے واقعی ایک دوسرے کے قریب ہیں؟ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی بعض اوقات والدین اور بچوں کے درمیان ایسا فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے جسے میلوں میں نہیں بلکہ خاموشی، کم ہوتی گفتگو اور ایک دوسرے کو نہ سمجھ پانے میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ بچے اپنے مسائل والدین سے شیمز کرنے کے بجائے دوستوں، انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا کا سہارا لینے لگتے ہیں، جبکہ والدین اکثر یہ سوچتے رہ جاتے ہیں کہ ان کا بچہ ان سے اتنا دور کیوں ہو گیا۔

اکثر والدین بچوں اور اپنے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلے کی وجہ موبائل فون، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کو سمجھتے ہیں۔ یقیناً ٹیکنالوجی نے ہمارے خاندانی وقت کو متاثر کیا ہے، لیکن مسئلہ صرف موبائل نہیں۔ بعض اوقات بچے والدین سے اس لیے بات نہیں کرتے کہ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ ان کی بات کو سمجھنے کے بجائے انہیں ڈانٹ دیا جائے گا۔ کبھی والدین اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ بچے کی بات سننے کے لیے وقت نہیں نکال پاتے۔ اور کبھی والدین بچوں سے محبت تو بہت کرتے ہیں، لیکن اپنی محبت کا اظہار اس انداز میں نہیں کر پاتے جس کی بچے کو ضرورت ہوتی ہے۔

بچوں کی تربیت میں نصیحت ضروری ہے، لیکن ہر وقت نصیحت کرنا تعلق کو مضبوط نہیں کرتا۔ بچے چاہتے ہیں کہ والدین ان کی بات سنیں، ان کے سوالات کو اہمیت دیں اور ان کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

اگر بچہ کسی غلطی کے بارے میں والدین سے بات کرے تو سب سے پہلے اسے سننا چاہیے۔ ہر غلطی پر فوری غصہ کرنے کے بجائے یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اس غلطی کے پیچھے کیا وجہ تھی۔ جب بچے کو یقین ہو کہ میں اپنے والدین سے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں اور وہ پہلے میری بات سنیں گے تو اعتماد کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ ہر نسل کے تجربات مختلف ہوتے ہیں۔ آج کے بچے ایک ایسی دنیا میں بڑے ہو رہے ہیں جہاں معلومات، سوشل میڈیا، ویڈیوز اور مختلف ثقافتیں ہر وقت ان کے سامنے موجود ہیں۔

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف یہ نہ کہیں کہ ہمارے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ بھی سمجھنے کی کوشش کریں کہ آج کے بچے کن حالات اور دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔

بچے کی پسند، اس کے سوالات، اس کے خوف اور اس کے خوابوں کو سمجھنے کی کوشش کرنا والدین کی کمزوری نہیں بلکہ محبت کی علامت ہے۔ خاندان کو مضبوط بنانے کے لیے ہمیشہ بڑے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبھی روزانہ صرف چند منٹ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا بھی بہت بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ کھانے کے وقت موبائل فون ایک طرف رکھنا، بچے سے پوچھنا کہ اس کا دن کیسا گزرا، اس کی بات توجہ سے سننا، ساتھ چہل قدمی کرنا یا سونے سے پہلے چند منٹ بات کرنا، یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں بچوں کے دل میں یہ احساس پیدا کرتی ہیں کہ میں اپنے والدین کے لیے اہم ہوں۔

بچوں سے قربت کا مطلب یہ نہیں کہ والدین ہر بات میں ان کی مرضی قبول کر لیں۔ بچوں کو محبت کے ساتھ صحیح اور غلط میں فرق، ذمہ داری اور نظم و ضبط بھی سکھانا ضروری ہے۔ لیکن حدود مقرر کرتے وقت لہجہ اور طریقہ بہت اہم ہے۔ سختی اور تذلیل کے بجائے محبت، وضاحت اور مستقل مزاجی کے ساتھ اصول سمجھائے جائیں تو بچے انہیں بہتر طور پر قبول کرتے ہیں۔

ایک مضبوط خاندان وہ ہے جہاں بچے اپنی خوشی بھی بیان کر سکیں اور اپنی پریشانی بھی۔ جہاں انہیں اپنی غلطی بتانے سے خوف نہ آئے اور جہاں والدین صرف فیصلہ سنانے والے نہیں بلکہ سننے اور سمجھنے والے بھی ہوں۔

والدین اگر چاہتے ہیں کہ بچے بڑے ہو کر بھی ان کے قریب رہیں تو اس تعلق کی بنیاد آج ہی رکھنی ہوگی۔ بچوں کو وقت دیں، ان کی بات سنیں، ان کے ساتھ ہنسیں، ان کے سوالات کا جواب دیں اور انہیں یہ یقین دلائیں کہ چاہے حالات جیسے بھی ہوں، گھر ان کے لیے محبت اور تحفظ کی جگہ ہے۔ مسیحی خاندان میں والدین اور بچوں کے تعلق کو مضبوط بنانے میں دُعا بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب خاندان مل کر دُعا کرتا ہے تو وہ صرف خدا کے قریب نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کے دلوں کے بھی قریب آتا ہے۔ والدین اور بچوں دونوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت، احترام، صبر اور سمجھ داری سے پیش آئیں۔ بچوں اور والدین کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ ایک دن میں پیدا نہیں ہوتا، اور اسے ختم کرنے کے لیے بھی وقت اور مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ہر والدین آج سے ایک چھوٹا قدم اٹھا سکتے ہیں: اپنے بچے کو وقت دیں، اس کی بات سنیں اور اسے محسوس کرائیں کہ وہ آپ کے لیے اہم ہے۔ کیونکہ بچوں کو صرف ایک اچھا گھر ہی بلکہ نہیں ایسا گھر چاہیے جہاں وہ محبت کیے جائیں، سنے جائیں اور سمجھے جائیں۔